حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

— تقدیم —

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

— ترتیب و ترجمہ —

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور

ناشر و تاجر

آر۔ آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور

مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

میں مشہور تھا۔ اسے اپنے اوپر ناز تھا۔ ایک روز میں نے شیخ عبداللہ محدث کو دیکھا کہ اس کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے تنبیہ کروں۔ ہم نے ایک پتھر درمیان میں رکھ لیا اور کہا کہ قوت تاثیر یہ ہے کہ کوئی شخص اس پتھر کو کھینچے۔ آخر کار جب اس کی پیمائش کی تو چند انگشت میری طرف زیادہ قریب تھا

من اندازِ قدت رامی شناسم

فرماتے تھے شیخ ایوب مراد آبادی انہیں ملنے کے لئے آیا۔ امتحان کی غرض سے تمام ساتھیوں اور ساز و سامان کو پیچھے چھوڑ کر تنہا اپنی ہیئت تبدیل کر کے آئے۔ میں اس وقت تیر اندازی کر رہا تھا میں نے انہیں دیکھتے ہی کمان کو رکھ دیا اور کہا خوب آئے۔ خیر و عافیت سے آئے؟ حیران ہوتے۔ کہنے لگے میں نے اس سے پہلے آپ سے ملاقات نہیں کی۔ حضرت والا مجھے پہچانتے ہیں! فرمایا۔ تمہارا نام ایوب ہے۔ انہوں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرا نام ایوب ہے۔ میں نے کہا جونہی میں نے تمہیں دیکھا میرے دل نے گواہی دی۔ پھر شیخ ایوب نے کہا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ بلاشک و شبہ یہ کرامت ہے۔ آپ مجھے بتائیے کہ جس کام کے لئے میں لشکر میں جا رہا ہوں۔ ہو گا یا نہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ اس کے بعد وہ کسی ضرورت کے لئے لشکر میں چلے گئے۔ ہر چند انہوں نے کوشش کی مگر کوئی نفع نہ ہوا۔

پہلوان کو پچھاڑ دیا

فرماتے تھے محمد فاضل کے گھر اکھاڑہ بنا ہوا تھا۔ وہاں ایک پہلوان اس کے بیٹوں کو کشتی کرنا سکھاتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک بلند قامت اور بہت طاقتور پہلوان آیا اور اس پہلوان کے ساتھ کشتی لڑنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ محمد فاضل کے لئے یہ عزت کا سوال تھا۔ از روئے عقل دونوں کا مقابلہ ناممکن تھا۔ اس پر غالب آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ میں نے کہا جب تک میں نہ کہوں کشتی شروع نہ کرنا۔ تھوڑی دیر ہم خاموش رہے۔ پھر یکدم اجازت دے دی۔ اس طاقتور پہلوان نے پہلے اسے اٹھایا۔ پھر کمزور پہلوان نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر گاڑ دیئے۔ اور اپنے پاؤں طاقتور پہلوان کی گردن میں ڈالے اور دونوں پاؤں کی قوت سے اسے اٹھا کر زمین پر دے مارا جس سے تماشائیوں میں شور بلند ہوا

ولی کی غائبانہ امداد

فرماتے تھے۔ محمد فاضل نے چاہا کہ اپنے بیٹے کو اجمیر بھیج دے

اور راستہ کے خطرناک ہونے کے وجہ سے خود بھی ساتھ جانا چاہا۔ جب رخصت ہونے کے لئے میرے پاس آیا تو میں نے کہا تمہارے جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ خیر و عافیت سے لوٹے گا۔ ہاں البتہ اجمیر سے واپسی کے وقت دو منزل ادھر ڈاکو قافلہ پر حملہ کریں گے مگر ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں انہیں اپنی گاڑی کو ایک طرف کر لینا چاہیئے۔ جب وہ وقت آیا تو حضرت والا متوجہ ہوئے اس توجہ کے دوران ان کے جسم پر ملال ظاہر ہوا۔ حاضرین نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ چند روز مسافت طے کرنے کی وجہ سے تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ جب اس کا لڑکا واپس آیا تو اس نے بتایا کہ اس جگہ ڈاکو آئے تھے۔ ہم نے اپنی گاڑی کو ایک طرف کر لیا حضرت والد کی شبیہ ظاہر ہوئی۔ ڈاکوؤں نے تمام قافلہ لوٹا مگر میری گاڑی محفوظ رہی۔

فرماتے تھے کہ ایک صاحب شوکت امیر محمد فاضل کا ہمسایہ تھا۔ اس نے اپنی حویلی بنانا چاہی اتفاقاً اس کی حویلی میں ایک جگہ کجی پیدا ہوتی تھی۔ اس نے محمد فاضل سے دوگنا تین گنا قیمت پر کچھ زمین کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ آخر کار ان کے درمیان خشونت اور جھگڑا پیدا ہو گیا اس امیر نے کہا علی الصباح میں بادشاہ کے پاس جاؤں گا اور التماس کروں گا کہ یہ زمین بادشاہی ملکیت ہے۔ محمد فاضل کی ملک نہیں ہے۔ اور زمین کے اس ٹکڑا کو حاصل کروں گا اور کسی قیمت پر بھی اسے نہیں چھوڑوں گا۔ محمد فاضل نے رات میرے پاس آکر اپنا رونا رویا اور انتہائی عاجزی اور الحاح کیا۔ میں نے کہا وہ بادشاہ سے ہرگز ملاقات نہیں کر سکے گا اور یہ جھگڑا کھڑا نہیں کر سکے گا۔ صبح کو وہ بادشاہ کے دربار میں حاضری کے ارادہ سے نکلا۔ راستہ میں اسے سوار ملے اور کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اسی وقت کوچ کر جائے۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ سے بالمشافہ رخصت حاصل کروں اور بعض ضروری امور پیش کروں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اسی وقت تمہیں کوچ کر جانا چاہیئے۔ انہوں نے زبردستی اسے شہر سے باہر نکال دیا اور اسی مہم میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ جھگڑا کرنے کی اسے فرصت بھی نہ ملی۔

راقم حروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ یہ بات بھی عجیب اتفاقات سے ہے۔ کہ حضرت والد کچھ عرصہ کے لئے سیر کو گئے۔ اس فرصت میں محمد فاضل حضرت والد کی طویل محبت اور عظیم کرامات کے مشاہدہ کے باوجود فساق کی مجلس میں پڑ کر شراب نوشی میں مبتلا ہو گیا۔ جب